



سوال

(6) ماہ محرم کی بدعات

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

ماہ محرم الحرام میں تعزیر نکالنا، غازی عباس کے نام کا پتہ نکالنا، ڈولی بنانا۔ عورتوں کا بازاروں میں مردوں کے ساتھ مل کر سینہ کوئی کرنا وغیرہ شرعاً کیسا ہے۔ کتاب و سنت کی رو سے واضح کریں؟ (محمد نواز، ساہیوال)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عشرہ محرم الحرام کے اندر یہ امور جو سرانجام دیے جاتے ہیں، سراسر بدعت اور ناجائز ہیں۔ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے چند ایک ارشادات ملاحظہ ہوں:

1- سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"من آخذ منی من غیر ما یحرم منہ فمؤثر"

(بخاری (2697) کتاب الصلح، باب اذا صلحوا علی صلح جورفا لصلح مردود مسلم (1718) کتاب الاقضیہ باب نقص الاحکام الباطلہ ورد محدثات الامور)

"جس نے ہمارے اس دین میں کوئی نئی چیز ایجاد کی، وہ مردود ہے۔"

2- یہی حدیث سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ان الفاظ کے ساتھ بھی مروی ہے:

"من آخذ منی دفن ما یحرم فیہ فمؤثر"

(شرح السنۃ 1/211 باب رد البدع والاصواء)

3- صحیح مسلم (1718) کتاب الاقضیہ میں ہے:

(من عمل عملنا علیہ امر باہد فمؤثر)



"جس نے ایسا کام کیا جس پر ہمارا حکم نہیں وہ مردود ہے۔"

4- حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا:

"إن أخصن الخبر كتاب الله وأحسن الندي بذي محمد وشتر الأمور محمدًا ثنا (إن ما نؤخذون لآب ذنا ثم ينجرين"

(صحیح بخاری (7277) کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب الاقتداء بسنن رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم)

"بے شک سب سے بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے، سب سے اچھی سیرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت ہے اور سب سے بدترین کامنئے لہجاء کردہ (بدعات) ہیں۔ بے شک جو تم وعدہ دیے گئے ہو آنے والا ہے اور تم (اللہ تعالیٰ کو) عاجز کرنے والے نہیں ہو۔"

5- جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ آپ کہتے تھے:

"إن أصدق الخبر كتاب الله وأحسن الندي بذي محمد وشتر الأمور محمدًا ثنا وأجمل خبره بذي محمد وشتر الأمور محمدًا ثنا (إن ما نؤخذون لآب ذنا ثم ينجرين"

(صحیح مسلم کتاب الجمع باب تخفيف الصلوة والنظية (867)

"یقیناً سب سے بہترین حدیث اللہ کی کتاب ہے، سب سے بہترین راستہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا راستہ ہے اور سب سے بدترین کامنئے لہجاء کردہ (بدعات) ہیں اور ہر بدعت گمراہی ہے۔"

مذکورہ بالا احادیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ ہدایت و راہنمائی طریق و راستہ صرف وہی حق ہے جس پر محمد صلی اللہ علیہ وسلم تھے اور جو کام محمد کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت سے ثابت نہ ہو بلکہ خود تراشیدہ ہو وہ گمراہی و بدعت ہے۔

مذکورہ بالا امور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہرگز ثابت نہیں بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے توچہ پینے اور سینہ کو بی کرنے سے منع فرمایا ہے۔ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"ليس من علم الله وودع الحجاب ودعا بدعي الجاهلية"

(بخاری کتاب الجنائز باب ليس منا من شق الحبوب (1294) شرح السنه 5/436)

"جس نے رخسار پیٹے اور گریبان چاک کیے اور جاہلیت کے ولولیلے کی طرح واویلا کیا، وہ ہم میں سے نہیں"

اسی طرح نوح گری کے متعلق آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:

"أرغب في نوح من أمر الجاهلية لا يتركون: أغفر في الأخطاب، والظن في الأخطاب، والاستنقاء بالظنم والنياحة"

(شرح السنه 5/437 مسلم کتاب الجنائز باب التشديد في النياحة (934)

"میر ہی امت میں چار کام جاہلیت کے امر سے ہیں جنہیں یہ ترک نہیں کریں گے۔ 1- خاندانی وقار پر فخر کرنا۔ 2- نسب ناموں میں طعن کرنا۔ 3- ستاروں کے ذریعے پانی طلب کرنا۔"



4- نوحہ گری کرنا۔"

اسی طرح اس حدیث میں یہ الفاظ بھی ہیں :

"النَّارُ إِذْ أُلْمَتْ تَحْتِ قُلُوبِ مَنْبِهَا تَقَامُ لِمَنْ أَلَمَتْهَا وَعَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَهْرَانٍ وَوَرَعٌ مِنْ حَرْبٍ"

"جب نوحہ کرنے والی نے اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کی تو قیامت والے دن اس طرح اٹھائی جائے گی کہ اس پر گندھک کا کرتہ اور خارش کی قمیص ہوگی۔"

ابو بردہ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت تکلیف تھی کہ غشی طاری ہوگئی اور ان کا سر ان کے گھر کی کسی عورت کی گود میں تھا تو ان کے گھر سے ایک عورت چلائی انہیں طاقت نہ تھی کہ اس عورت پر کوئی چیز لوٹاتے جب افاقہ ہوا تو فرمایا :

"إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ : بَرِيءٌ مِنَ السَّائِقَةِ وَالْمَالِغَةِ وَالشَّاقَةِ"۔ (مسلم کتاب الایمان (104))

"جس چیز سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیزارتھے میں بھی اس سے بیزار ہوں یقیناً رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مصیبت کے وقت آواز بلند کرنے والی، بال منڈانے والی اور کپڑے پھاڑنے والی سے بری تھے۔"

مذکورہ بالا حدیث صحیحہ سے معلوم ہوا کہ تعزیت کے جلوس نکالنا، آہ و بکا کرنا، سینہ کوبی اور ماتم کرنا، مرثیے کہنا اور نوحہ گری کرنا، شریعت اسلامیہ میں ممنوع و حرام ہے۔ اب فقہ جعفری کے دو حوالے ذکر کرتا ہوں۔

1- فقہ جعفری کی معروف ترین کتاب "الانوار النعمانیہ 1/216" میں معراج کا ذکر کرتے ہوئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ بات نقل کی گئی ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

رأيت امرأة على صورة العقب والناحية من درها وتخرج من فها والملائكة يصرخون على رأسها ويهايمطع من النار. حالات فاطمة: حسی وقرۃ یعنی، آنہر نی ماکان عملن وسیر بن حتی وضع اللہ علیہن بڑا العذاب؛ فانہا کانت یقیدہ نواجس حاسدہ"

"میں نے ایک عورت کتے کی شکل میں دیکھی جس کے پیچھے سے آگ داخل ہوتی اور منہ سے نکلتی تھی۔ فرشتے آگ کے ہتھوڑوں سے اس کے سر اور ہاتھوں کو مارتے تھے۔ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے کہا میرے محبوب اور میری آنکھوں کی ٹھنڈک مجھے بتائیں کہ ان عورتوں کا کیا عمل تھا کہ اللہ نے ان پر عذاب مسلط کر رکھا تھا۔ (آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میری بیٹی) وہ گانے والی، نوحہ گری کرنے والی عورت تھی۔"

اسی طرح یہی روایت ملا باقر مجلسی کی کتاب حیات القلوب 2/542 باب بست وچہارم اور عیون اخبار الرضا 2/10 میں بھی موجود ہے۔

2- من لاسخضرہ الفقہیہ 1/120 میں سیدنا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ :

"من جدو قبرا، أو مثل مثالا فخرج من الإسلام"

"جس نے کسی قبر کی تجدید کی یا کوئی شبیہ بنائی تو وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔"

نیز صاحب کتاب نے "مثلاً مثلاً" کی یہ شرح کی ہے کہ :



"من ابدع بدعاً بعد ما ابدع الله او وضع ديناً فقد خرج من الاسلام" (من الاسحزاه الفصية 1/121)

"جس نے کوئی بدعت لہجادی کی اور اس کی طرف دعوت دی یا دین بنایا وہ اسلام سے خارج ہو گیا۔"

مذکورہ بالا فقہ جعفریہ کے حوالہ جات سے واضح ہو گیا کہ نوحہ گری کرنا یا شبیہ بنانا جیسا کہ غازی عباس کا علم اور ہاتھ وغیرہ بنانا شرعاً حرام ہے اور ایسے امور ہیں جنہیں دین سمجھ کر اسلام میں داخل کر دیا گیا ہے۔ ان رسمی جلوسوں، تعزیلوں اور نوحہ گری کی پارٹیوں کا گلی بازار وغیرہ میں گھومنا اسلام سے کوئی مناسبت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ بدعات خیر القرون کے بعد کی لہجادی ہیں۔ امام ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ اپنی معروف کتاب البدایہ والنہایہ 11/230ھ میں 352ھ کے حالات میں رقم طراز ہیں:

"فی عاشرا الحرم من ہذہ السنۃ امر معز الدولہ من یویہ قیمہ اللہ ان تعلق الاسواق وان یلخص النساء المسوج من الشعر وان یسخرن فی الاسواق حاسرات عن وجوہن ماشرات شعورہن یلطنن وجوہن بیضن علی الحسنین بن علی بن ابی طالب ولم یکن اهل السنۃ منغ ذلک لکثرة الشیثہ یو طہورہم وکون السلطان معہم"

"اس سال کے دس محرم کو معز الدولہ بن یویہ۔۔۔ اللہ اس کا برا کرے۔ نے۔۔۔ حکم دیا کہ بازار بند کر دیے جائیں اور عورتیں بالوں کے بنے ہوئے کبیل پہن کر بازاروں میں اس طرح نکلیں کہ وہ چہرے تنگے کرنے والیاں اور بال بکھیرنے والیاں ہوں۔ لپٹنے چہروں کو تھپڑ ماریں، حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بن نوحہ کریں اور اس کام سے روکنا اہل سنت کے بس میں نہ تھا۔ اس کیوجہ یہ تھی کہ شیعہ حضرات کی اکثریت تھی، انہیں غلبہ حاصل تھا اور بادشاہ وقت ان کے ساتھ تھا۔"

امام ابن اثیر جزیری نے بھی تقریباً یہی بات تحریر کی ہے ملاحظہ ہو الکامل لابن اثیر 2/197 اور یہ بات شیعہ حضرات کو بھی مسلم ہے۔ (ملاحظہ ہو مجاہد اعظم ص: 333 لٹاکر حسین نقوی)

مذکورہ بالا توضیح سے معلوم ہوا کہ تعزیہ وغیرہ کی بدعات کا رواج چوتھی صدی ہجری میں ہوا ہے اور اس کا بانی معز الدولہ بن یویہ ہے۔ اس سے قبل اس بدعت کا کہیں نام و نشان تک نہ تھا۔ لہذا ایسی بدعات و خرافات سے مکمل اجتناب کرنا چاہیے اور ان جلوسوں اور تعزیلوں میں شامل ہو کر ان کی حوصلہ افزائی نہیں کرنی چاہیے۔ بلکہ ان میں حاضری دینے والا گناہ پر تعاون کرتا ہے۔ اس سے اللہ پاک نے منع فرمایا ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۚ ... سورة المائدة

"نیکی اور تقویٰ کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون کرو گناہ اور زیادتی کے کاموں میں ایک دوسرے کا تعاون نہ کرو۔ اللہ تعالیٰ سے ڈرو بے شک اللہ تعالیٰ سخت عذاب والا ہے۔" (مجلد المدعوۃ ص 1999ء)

حدامہ عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

جلد 2 - العقائد والتاریخ - صفحہ نمبر 88

محدث فتویٰ